جناب محمد عطاء اللہ صاحب جنجوعہ

آٹھ نکاتی تعلیمی سفارشات

خدائے ذوالجلال کے اَن گنت احسانوں اور نعمتوں میں سے سب سے بڑا احسان اور لاثانی نعمت عظمیٰ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس اور آپ کی نبوّت و رسالت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی رہنمائی کے لیے رہبرِ کامل حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قرآنِ مجید نازل فرمایا جو مسلمانوں کا ہمہ گیر ضابطۂ حیات ہے۔ مذہبی، معاشرتی، دیوانی، عدالتی غرضیکہ ہماری مذہبی رسومات سے لے کر روزمرہ زندگی کے معاملات تک، جسم کی صحت و صفائی سے روح کی نجات تک، انفرادی و اجتماعی حقوق سے اخلاقیات و جرائم اور آخرت کی سزا و جزا تک کے تمام معاملات پر اس کی عملداری ہے۔

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ (القرآن)		دین تو اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہے۔

دینِ اسلام کیا ہے؟ — اس کی وضاحت میں حبیبِ خدا جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

تَرَکْتُ فِیْکُمْ اَمْرَیْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّکْتُمْ بِہِمَا کِتَابُ اللّٰہِ وَسُنَّتِیْ۔		"میں تم میں دو چیزیں چھوڑ چلا ہوں (جو دینِ اسلام ہے) جب تک تم ان دونوں کو مضبوط پکڑے رکھوگے، ہرگز گمراہ نہ ہوگے — (ایک) اللہ کی کتاب (دوسری) اپنی سنّت۔"

ثابت ہوا کہ اسلام کتاب و سنت پر مکمل ہوا۔ قرآنِ مجید دینِ اسلام کا دستور ہے اور سنت اس کی شرح ہے۔ بحر نبوت رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات ہی ناطقِ قرآن اور عاملِ قرآن ہے!

یہ بات کس قدر باعثِ افسوس ہے کہ اسلامی ممالک غیر اسلامی نظریات کو اپنا کر ترقی کرنا چاہتے ہیں — سقوطِ ڈھاکہ کیوں رونما ہوا؟ افغانستان میں کمیونسٹوں نے کیوں مداخلت کی؟ اسرائیل کیوں دردِ سر بنا ہوا ہے؟ عربوں کا آپس میں اتحاد کیوں نہیں ہوسکا؟ — یہ مختلف غیر اسلامی نظریات کی رسہ کشی کا نتیجہ ہے اور اسلامی تعلیم کی کمی ہے۔ ورنہ اسلام ہمہ گیر خوبیوں سے مزیّن و آراستہ ہے۔

اسلام میں گردشِ دولت ہے۔ دولت جمع کرے تو زکوٰۃ ادا کرنی پڑتی ہے۔ صنعت یا کارخانہ قائم کرے، تو ایک طرف تو غریب و نادار لوگوں کو روزگار مہیا ہوں گے، دوسری طرف کارخانے کے منافع

زکوٰۃ ادا کرنی پڑے گی۔ اور اس میں بھی غریبوں کا بھلا ہوگا۔

۲۔ اسلام میں مساوات ہے۔ امیر غریب، گورے کالے اور حاکم و محکوم سب کے لیے یکساں قوانین ہیں۔

۳۔ اسلام میں ہر فرد کو آزادیٔ رائے کا حق ہے۔ لیکن بندوں کو گنا نہیں جاتا۔ بلکہ راستے پر رکھی جاتی ہے ایک فرد کی مثبت رائے پر خندق کھودی گئی۔

۴۔ نظامِ مصطفیٰ میں دو تہائی اکثریت نہیں، ایک فرد بھی حاکمِ وقت کی جواب طلبی کر سکتا ہے۔

۵۔ اسلام نے "حرکت میں برکت ہے" کا حکم دے کر محنت و مزدوری کو خاص اہمیت دی ہے۔ بیکاری و گداگری سے نفرت کا اظہار کیا گیا ہے۔

ہمارے اسلاف نے انہی اصول و ضوابط پر عمل پیرا ہو کر قیصر و کسریٰ کے استبداد کو خاک میں ملا دیا اور توحید کا پرچم بلند کیا تھا۔ تاریخ گواہ ہے کہ سپر طاقتوں سے ہمارا اسلحہ کا تناسب آج بھی وہی ہے جو روم و ایران کو ہمارے اسلاف سے تھا۔ پھر ہم ذلیل و خوار کیوں ہیں؟ دوسروں کے مرہونِ منت کیوں ہیں؟ صرف اس لیے کہ ہمارا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پر پختہ عقیدہ نہیں رہا۔ ہم مادی وسائل کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ:

خدا کے سوا کسی کو مددگار، حاجت روا، قادرِ مطلق، مقتدرِ اعلیٰ، رب العلمین اور معبود تسلیم نہ کریں، رب ذوالجلال کے سوا ہمارے دلوں میں کسی کا ڈر، خوف اور خطرہ نہ ہو۔ کتاب اللہ کو انسانوں کی رہنمائی کے لیے ہمہ گیر خوبیوں سے مزین و آراستہ تسلیم کریں۔ اور

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کسی دوسرے کو رہبر کامل، مصلحِ معاشرۂ عظیم ماہرِ اقتصادیات، انسانی مساوات کا عظیم علمبردار، منبعِ اخلاق اور منتظمِ اعلیٰ تسلیم نہ کریں، اور آپؐ کی سنت کو قرآنِ حکیم کی شرح تسلیم کریں۔

کلمہ پر ہمارا پختہ ایمان و یقین کس طرح ہوگا؟ اس بارے رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ"۔ قرآن مجید کو پڑھنے سے رہنمائی حاصل ہوگی۔ کیونکہ یہ ایک کامل ضابطۂ حیات ہے جو مسلم معاشرہ کو مرتب کرتا ہے۔

قیامِ پاکستان کے موقع پر فضا میں ایک نعرہ گونج رہا تھا۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ ہم نے اس وقت خدائے لم یزل سے وعدہ کیا تھا کہ الٰہی، تو ہمیں کامیابی نصیب فرما تو ہم تیری زمین میں تیرا ہی نظام قائم کریں گے۔

بد قسمتی سے تیس سال تک اس وعدہ سے اعراض کیا جاتا رہا ـــ الحمد للہ، اب اسلامی نظام قائم کرنے کے لیے کئی ایک شعبوں میں کچھ اصلاحات ہوئی ہیں ـــ نظامِ تعلیم بھی توجہ طلب ہے نظریہ پاکستان کی بنیادوں کو عوام الناس میں پختہ کرنے کے لیے تعلیم ایک مؤثر اور دیرپا ذریعہ ہے۔

صدرِ پاکستان سے پُرزور سفارش ہے کہ خالقِ دوجہاں، رازقِ انسان وحیوان اور شہنشاہِ خدائے ذوالجلال کا کلام اور امامِ کائنات، محسنِ انسانیت، مصلحِ معاشرہ، خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبانِ اطہر واقدس سے بکھرے ہوئے موتی زبان زد عام کریں۔ اور قرآن وحدیث کا ترجمہ ومفہوم نئی نسل کے دلوں کی گہرائی تک پہنچا کر آخرت کی جواب طلبی سے بچ جائیں۔

اس مقصد کی خاطر ہم آٹھ نکاتی تعلیمی سفارشات پیش کرنا چاہتے ہیں جن کو عملی جامہ پہنانے سے نئی پود میں اسلام کی برتری کا احساس پیدا ہوگا، خدا کی واحدانیت اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے رہبر کامل ہونے پر پختہ ایمان نصیب ہوگا۔ صوبوں میں یگانگت کی فضا پیدا ہوگی اور ایک ایسا اسلامی معاشرہ قائم ہوگا جس پر کوئی دوسرا نظریہ اثر انداز نہ ہوسکے گا اور اس طرح مختلف مکاتبِ فکر میں ہم آہنگی پیدا ہوگی۔

اگر تمام اسلامی ممالک قرآن وحدیث کی تدریس تعلیمی اداروں میں لازمی قرار دیں تو اسلامی دُنیا اپنے اسلاف کی مثالوں کو از سرِ نو زندہ کرسکتی ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

"تم میں سے بہترین وہ ہے جو خود قرآن پڑھے اور دوسروں کو پڑھائے"!

آٹھ نکاتی تعلیمی سفارشات

۱۔ دوسری سے آٹھویں جماعت تک کورس میں ناظرہ قرآنِ پاک شامل ہو، مڈل کے امتحان میں کامیاب ہونے کے لیے اسے لازمی قرار دیا جائے۔

۲۔ چھٹی سے دہم تک عربی کی تعلیم رائج کی جائے تاکہ قرآن مجید کا ترجمہ کرنے اور سمجھنے میں دقت پیش نہ آئے۔

۳۔ میٹرک سے ایم اے تک آٹھ سالوں میں قرآنِ حکیم کا اُردو یا انگریزی میں ترجمہ کرنا شاملِ نصاب کیا جائے۔ ہر امتحان میں کامیاب ہونا لازمی ہو تاکہ سائنس، فلکیات، جغرافیہ، فلسفہ، طب سیاسیات، معاشیات یا نفسیات میں ایم اے کرنے کے بعد ہر طالبِ علم اسلامی نقطۂ نظر سے اپنے اپنے شعبہ میں ریسرچ کرسکے۔

۴۔ تعلیمی اداروں کے تمام شعبوں میں فضائل، ارکانِ اسلام اور اخلاق و آداب سے متعلقہ احادیث کی تعلیم لازمی قرار دی جائے۔

۵۔ لڑکوں میں پرائمری جماعت تک تعلیم لازمی ہو تاکہ وہ ملکی و عالمی مسائل سے آگاہ ہو کر اچھے شہری ثابت ہو سکیں۔

۶۔ اسلامیات اختیاری الگ مضمون کی حیثیت سے برقرار رہے جس میں سیرت النبیؐ، اسلامی تاریخ اور افکارِ اسلامی کے عنوانات شاملِ نصاب ہوں۔

۷۔ تمام شہریوں کو پابندئ نماز کا عادی بنایا جائے۔ سرکاری و نیم سرکاری ملازمین کو سختی سے پابندئ نماز کی تنبیہ کی جائے۔

۸۔ سرکاری دفاتر اور اداروں میں علی الصباح قرآنِ مجید کی آیات و احادیث مشترکہ طور پر پڑھنے پڑھانے کا انتظام کیا جائے۔ تاکہ سرکاری مشینری میں خدا خوفی اور اطاعتِ رسولؐ کا جذبہ پیدا ہو اور وہ خوش اسلوبی سے اپنے فرائض سر انجام دے سکے۔

٭٭٭